خبرنامہ

اردو اکادمی، دہلی کے زیرِ اہتمام

’کلاسیکی غزل اور جدید غزل‘ کے موضوع پر توسیعی خطبہ

محکمۂ فن، ثقافت والسنہ خطہ قومی راجدھانی حکومت دہلی کی جانب سے اردو اکادمی، دہلی کے زیرِ اہتمام ’’کلاسیکی غزل اور جدید غزل‘‘ کے موضوع پر جامعہ ملیہ اسلامیہ کے سی۔ آئی۔ ٹی آڈیٹوریم میں توسیعی خطبے کا انعقاد کیا گیا، جس میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کے وائس چانسلر پروفیسر طلعت احمد نے بحیثیت مہمان خصوصی گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اردو اکادمی، دہلی کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے آج کے توسیعی خطبے کا موضوع بہت اہم ہے اور یہ بات بھی اہم ہے کہ یہ خطبہ جامعہ میں ہو رہا ہے۔ اس سے ہمارے طلبا کو بہت فائدہ ہوگا۔ طلبا کلاسیکیت کے بنیادی عناصر اور اس کے متعلقات سے بھی واقف ہوں گے نیز کلاسیکی غزل نے جو ادبی اور تہذیبی روایت قائم کی ہے اس کو بھی جان سکیں گے۔ انھیں کلاسیکی غزل سے جدید غزل تک کے معنی خیز سفر کے دوران آنے والے نشیب و فراز کا بھی اندازہ ہوگا۔ انھوں نے مزید کہا کہ اردو اکادمی، دہلی اردو کے فروغ کے لیے جس طرح کی سرگرمیاں انجام دے رہی ہے، وہ قابل مبارکباد ہے۔ پروفیسر ابوالکلام قاسمی نے کلاسیکیت کے مفہوم سے متعلق بہت معنی خیز گفتگو کہ بعض لوگ کلاسیکیت اور قدامت کو ایک ہی معنی میں استعمال کرتے ہیں، لیکن کوئی فن پارہ صرف قدیم ہونے سے کلاسک کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا، جب تک کہ وہ قدیم اور بامعنی ہونے کے ساتھ ساتھ ضروری شرائط کو پورا نہ کرتا ہو۔ انھوں نے کلاسیکی غزل کی شعریات پر گفتگو کرتے ہوئے جمالیات اور اس کی ہیئت کے ساتھ ساتھ اس کی مخصوص کیفیت، رسومیات اور فنی محاسن پر بھی گفتگو کی۔ کلاسیکی غزل سے جدید غزل تک کے سفر کی معنی خیزی اور مختلف نشیب و فراز کو انھوں نے متعدد شعرا اور ان کے اہم اشعار کے حوالے سے نہایت خوبصورت انداز میں اجاگر کیا۔ پروفیسر محمد ذاکر نے صدارتی کلمات ادا کرتے ہوئے کلاسیکیت اور جدیدیت پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے کہا کہ کلاسیکیت فنون لطیفہ کی وہ کیفیت ہے جسے ہم تازگی کا نام دے سکتے ہیں۔ موضوع اور اسلوب یعنی کیا کہا جائے اور کس طرح کہا جائے، کی شاعری میں بہت اہمیت ہوتی ہے۔ انھوں نے اس بات کو متعدد اشعار کے حوالے سے ظاہر کیا کہ جدیدیت میں بھی کلاسیکیت کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔

پروفیسر شہپر رسول نے تمام مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے فرمایا کہ اردو اکادمی، دہلی کی دعوت پر ملک کے نہایت اہم دانشور ہمیشہ لبیک کہتے ہیں۔ ہم اس کے لیے بہت ممنون و متشکر ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ دہلی سرکار یعنی بطور خاص وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ اردو کے فروغ کے لیے اردو اکادمی، دہلی کے پلیٹ فارم سے جس طرح کے کام انجام دے رہے ہیں اور جس عزم کا مظاہرہ کر رہے ہیں، وہ نہایت اہم ہے۔ اردو اکادمی کے تمام اراکین جس شوق اور تندہی کے ساتھ مذکورہ کاموں میں معاونت کرتے ہیں اس کی بھی یقیناً بہت اہمیت ہے۔ ہمارے وائس چانسلر ہماری درخواست ہمیشہ قبول کرتے ہیں اور سرپرستی فرماتے ہیں، ہم ان کے نہایت ممنون ہیں۔ اس تقریب کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر سرورالہدیٰ نے بحسن و خوبی انجام دیے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ اور دہلی کے مختلف علاقوں سے جس قدر اہم سامعین نے جس کثیر تعداد میں شرکت کی، اس سے اردو اکادمی، دہلی کی تقریبات کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

اکادمی کے اسسٹنٹ سکریٹری مستحسن احمد نے شکریے کی رسم ادا کرتے ہوئے بطور خاص سامعین کی تعداد اور ان کے ذوق و شوق کا ذکر کیا اور تمام مہمانان اور سامعین کے لیے تشکر کے کلمات کہے اور تمام حاضرین کو چائے نوشی کے لیے مدعو کیا۔

اردو اکادمی، دہلی کی جانب سے

اردو خواندگی مراکز کا افتتاح

اردو زبان محبتوں کی زبان ہے اور دنیا میں جہاں جہاں محبت کرنے والے ہیں وہاں وہاں اردو زبان بولی، سمجھی اور پڑھی جاتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار دہلی کے نائب وزیر اعلیٰ جناب منیش سسودیا نے اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام دہلی کے مختلف علاقوں میں جاری اردو خواندگی مراکز کے افتتاح کے موقع پر کیا۔ انھوں نے کہا کہ یہ کورس اور بہتر نتائج سامنے لائے تو ہمیں اور اردو اکادمی کو خوشی ہوگی۔ انسٹرکٹرز سے جن میں خواتین کی اکثریت تھی مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگوں کی ذمہ داری ہے کہ امن و آشتی اور یکجہتی کے پیغام کو عام کریں جو آج کی اہم ترین ضرورت ہے۔ انھوں نے کہا کہ دہلی سرکار جس طرح سے اسکولوں میں ’’مشن بنیاد‘‘ چلا رہی ہے اسی طرح سے اردو اکادمی، دہلی کے اردو لٹریسی کے یہ مراکز بھی ’’مشن بنیاد اردو‘‘ کا کام کر رہے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ آپ لوگ ان مراکز کو بے حد دلچسپی سے چلا رہے ہیں جس کی وجہ سے ہزاروں بچے اور بڑے اردو لکھنا، پڑھنا سیکھ چکے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مجھے شروع سے ہی زبانوں سے لگاؤ رہا ہے اور اردو سے مجھے از حد محبت ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں اردو اکادمی کو مزید بہتری کی طرف دیکھنا چاہتا ہوں جس کے لیے میری سرکار کا ہر قدم پر تعاون جاری رہے گا۔

اس موقع پر صدر شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر شہپر رسول نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا جو اس تقریب کے مہمانِ خصوصی ہیں اردو والوں کے میزبان خصوصی کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ اردو اکادمی کی جانب سے چلائے جا رہے اردو خواندگی کے یہ مراکز بڑا کام کر رہے ہیں، اس کی وجہ سے لوگ لکھ پڑھ رہے ہیں اور زبان و تہذیب سے واقف بھی ہو رہے ہیں، ان مراکز کا قیام اردو اکادمی، دہلی کا ایک

مستحسن قدم ہے۔ انسٹرکٹرز کو میں مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ ایک اچھا اور نیک کام کررہے ہیں۔

سکریٹری اکادمی ایس۔ ایم علی نے نائب وزیر اعلیٰ اور ہال میں موجود انسٹرکٹر صاحبان کا استقبال کرتے ہوئے کہا کہ نائب وزیر اعلی اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود اکادمی کی اس تقریب میں تشریف لائے یہ ان کی اردو نوازی اور اکادمی سے بے حد لگاؤ کا ثبوت ہے۔ انھوں نے انسٹرکٹر صاحبان سے کہا کہ اکادمی جہاں بہت سارے کام کرتی ہے وہیں اکادمی کے ذریعہ دو مقبول رسائل ایوانِ اردو اور ماہنامہ امنگ نکلتے ہیں، مجھے خوشی ہوگی اگر آپ لوگ بھی ان رسائل میں اپنا قلمی تعاون دیں اور ان کی توسیع اشاعت میں بھرپور حصّہ لیں اپنے طلبہ کو 'اُمنگ' اور بڑوں کو 'ایوانِ اردو' کے مطالعے کی ترغیب دیں اور انفرادی خریدار بنانے میں تعاون کریں۔

اس موقع پر دہلی کے مختلف علاقوں میں قائم ۱۲۷ مراکز کے انسٹرکٹرز کو نائب وزیر اعلیٰ کے ہاتھوں اسٹیشنری وغیرہ تقسیم کی گئیں۔ تقریب میں ایف آئی اسماعیلی، فریدالحق وارثی، ارتضٰی قریشی، سعدیہ سید اور فرحان بیگ وغیرہ موجود تھے۔

تقریب کے آغاز میں سکریٹری اکادمی ایس۔ ایم۔ علی نے نائب وزیر اعلیٰ کی خدمت میں پھولوں کا گلدستہ پیش کرکے ان کا استقبال کیا۔

اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام

مشاعرہ جشن آزادی کا انعقاد

جشنِ یوم آزادی کے مبارک موقع پر اردو اکادمی، دہلی کے زیر اہتمام غالب انسٹی ٹیوٹ کے ایوانِ غالب آڈیٹوریم میں مشاعرہ ''جشن آزادی'' کا انعقاد کیا گیا، جس کی صدارت معروف ہندی کوی پروفیسر سوم ٹھاکر نے کی۔ اس موقع پر اپنی استقبالیہ تقریر میں اردو اکادمی، دہلی کے سکریٹری ایس ایم علی نے کہا کہ اردو اکادمی کے مشاعرہ جشن جمہوریت اور ''مشاعرہ جشن آزادی'' کی بڑی اہمیت ہے، جسے دور دور تک یاد کیا جاتا ہے۔ ان دونوں مشاعروں کی اپنی ایک سنہری تاریخ ہے۔ ان دونوں مشاعروں میں ملک کے اکثر نمائندہ شعرا شرکت کرچکے ہیں۔ دہلی حکومت اردو کے فروغ کے لیے عہد بستہ ہے اور یہ حکومت اردو کے لیے پیش پیش رہتی ہے۔ اس حکومت کی کوشش کا ہی نتیجہ ہے کہ جشن آزادی وجشن جمہوریہ کی مناسبت سے منعقد ہونے والے ہندی کوی سمیلن کی صدارت اردو شاعر اور مشاعرے کی صدارت کوئی معروف و بزرگ کوی کرتے ہیں تاکہ اردو و ہندی کے لوگ آپس میں قریب آئیں اور ایک خاموش دوری جو اردو و ہندی والوں کے درمیان حائل ہورہی ہے وہ ان کے راستے سے زائل ہوجائے۔

شعبۂ اردو، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے صدر اور معروف ومعتبر شاعر پروفیسر شہپر رسول نے اپنی گفتگو میں کہا کہ اردو اکادمی کی کوشش ہوتی ہے کہ جشن جمہوریہ اور جشن آزادی کے مشاعروں میں ملک کے نمائندہ شعرا چھوٹنے نہ پائیں۔ اردو ہمارے جذبات کی بہترین نمائندگی کرتی ہے۔ اردو گنگا جمنی تہذیب کی عکاس ہے، اردو دل والوں کے دل کی دھڑکن ہے۔ اردو اکادمی کی تاریخ رہی ہے کہ یہ اپنے تمام پروگراموں کو پوری توجہ اور عوامی دلچسپیوں کو پیش نظر رکھ کر ہی منعقد کرتی ہے، تاکہ اردو کے فروغ کو یقینی بنانے کے ساتھ بلاتفریق مذاہب دہلی کے عوام کے جذبات کی تسکین ہوسکے۔ اردو اکادمی ملک کی سب سے متحرک وفعال اکادمی ہے۔ آج یہاں موجود عوام کے مجمع سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ دہلی کے عوام میں اردو اکادمی، دہلی کی کیا اہمیت ہے۔ دہلی حکومت اردو کے پروگراموں اور اردو کے فروغ کو خصوصی اہمیت کے ساتھ اولین ترجیحات میں شامل رکھتی ہے، یہ ایک خوش آئند بات ہے۔ میں اردو اکادمی اور دہلی حکومت کو اس کامیاب مشاعرے کے انعقاد پر بصمیم قلب مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

اس موقع پر دہلی حکومت کی ریاستی مشاورتی کونسل برائے حقوق تعلیم کی رکن آتشی مرلینا نے کہا کہ اردو زندگی کرنے کا سلیقہ ہے۔ ہم دہلی والوں کے لیے اردو گنگا جمنی تہذیب کی علامت ہے، ہم گنگا جمنی تہذیب کی گود میں پلے بڑھے ہیں۔ دہلی والے مذاہب کی تفریق سے واقف نہیں تھے، آج ہندوستانیوں کو دو حصے میں تقسیم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ دہلی کے تمام اسکولوں میں اردو کے اساتذہ کی یقینی طور پر بحالی ہوتا کہ گنگا جمنی تہذیب اپنی پوری آب وتاب اور زندگی کے ساتھ ہمارے ملک کا اٹوٹ حصہ بنی رہے۔ دہلی حکومت کی کوشش ہے کہ اردو کا بھرپور فروغ ہو، لیکن ہمیں آپ سب کا تعاون چاہیے۔ آپ سب بھی اپنے بچوں کو پڑھانے اور آگے بڑھانے کے لیے کمربستہ ہوجائیں۔ چوں کہ دہلی کی اس حکومت کے بنیادی ایجنڈے کا حصہ تعلیم کا فروغ اور تمام زبانوں اور ادب کا فروغ بھی ہے۔

ایم ایل اے پنکج پشکر نے کہا کہ ہندوستان کی روایت کو اردو اپنے وجود میں بسا کر اسے فروغ دینا چاہتی ہے، ہندی اردو دو الگ زبانیں ہیں، یہ تو ان نفرت کے دنوں میں میں نے جانا، اردو ہماری تہذیب کا حصہ ہے، جسے ہم سب کو آگے بڑھانا ہے۔

اس مشاعرے کے مہمان مکرم دلیپ پانڈے، ممبر ساہتیہ کلا پریشد، دہلی نے کہا کہ آج کی سیاست جس دوراہے پر کھڑی ہے۔ وہاں کچھ لوگ آپ کی تہذیب اور آپ کے کلچر کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور آپسی بھائی چارہ کے ماحول کو ختم کرکے آپ کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ اردو کا مطلب ہے مصری کے ماتھے پر شہد کا ٹیکا۔ اگر ہم سب اپنے ملک سے محبت کرتے ہیں اور یہاں کی گنگا جمنی تہذیب کی بقا کے خواہاں ہیں تو ہمیں بلاتفریق مذہب وملت اردو کے فروغ کو یقینی بنانا ہوگا اور جب اردو ملک کے کونے کونے اور گھر گھر تک پہنچ جائے گی تو نفرت اور نفرت کرنے والے اور نفرت کی تجارت کرنے والے خود بہ خود ختم ہوجائیں گے اور محبت نفرت کو جیت لے گی۔

دہلی حکومت کے وزیر برائے خوراک ورسد عمران حسین نے کہا کہ منیش سسودیا جی اردو کیلیے ناقابل فراموش خدمات انجام دے رہے ہیں، میں انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں، اردو اکادمی، دہلی کو اس لیے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ اسے منیش سسودیا جیسا وزیر برائے فن، ثقافت والسنہ ملا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اردو اکادمی ان کی قیادت میں تاریخی کارنامے انجام دے گی اور مسلسل دے رہی ہے۔ اردو اکادمی کے تمام پروگرام خواہ وہ سمینار ہوں یا مشاعرے یا اردو خواندگی کے مراکز دہلی والوں کے پسندیدہ ہیں۔ اس موقع پر اوکھلا کے ایم ایل اے امانت اللہ خان، نائب وزیر اعلیٰ منیش سسودیا کی مشیر ابھینند تا ماتھر اور دہلی کے معززین شہر کے علاوہ عوام کی خاصی بڑی تعداد شریک تھی۔ اس موقع پر تمام شعرا کا استقبال وزیر عمران حسین، دلیپ پانڈے، آتشیں مرلینا اور اردو اکادمی کے سکریٹری نے گلدستے پیش کر کے کیا اور تمام معزز مہمانوں کا استقبال اردو اکادمی کے عہدیداروں نے گلدستہ پیش کر کے کیا۔ خیال رہے کہ مشاعرے کی ابتدائی نظامت اطہر سعید نے اور مشاعرے کی نظامت کے فرائض ابرار کاشف نے انجام دیے۔ مشاعرہ میں پیش کیے گئے منتخب اشعار قارئین کے لیے پیش ہیں:

مضموں ہے گہر فکر جواں ہے میری
کوثر میں ڈھلی طرزِ بیاں ہے میری
دلّی جسے کہتے ہیں وطن ہے میرا
اردو جسے کہتے ہیں زباں ہے میری
(گلزار دہلوی)

قد ناپنے کو میرا بے چین آتما ہے
چھوٹا ہوں زندگی سے پر موت سے بڑا ہوں
(پروفیسر سوم ٹھاکر)

ابھی دھوپ خالدؔ پہ آئی نہ تھی
کہ دیوار دیوار چلنے لگا
(پروفیسر خالد محمود)

جذبات کا پرکیف سفر یاد نہیں ہے
ٹکرائی تھی کب ان سے نظر یاد نہیں ہے
(حق کانپوری)

دیوانوں کو کب رنگِ بازار سمجھ میں آتا ہے
ہم کو تو بس دل کا کاروبار سمجھ میں آتا ہے
(جوہر کانپوری)

وہ دور ہو تو لگے اُس سے کوئی رشتہ ہے
قریب آئے تو میں اس کا کچھ لگوں بھی نہیں
(شکیل اعظمی)

تم اپنے خواب بچاکر رکھو کہ کل دنیا
تمھاری آنکھ میں جھانکے تو زندگی دیکھے
(حامد اقبال صدیقی)

اگر غالب کی ہم زلفی میسر ہوگئی ہوتی
ہم تو انگور کی بیٹی کے شوہر ہوگئے ہوتے
(اچانک مئو)

یہی جنون یہی ایک خواب میرا ہے
وہاں چراغ جلادوں جہاں اندھیرا ہے
(اقبال اشہر)

تو دیے بجھاتا ہے اور دھواں بناتا ہے
آج جو ہے وہ بھی کل دتر تک نہیں رہتا
(حسن کاظمی)

اک جھونپڑی بچی تھی وہ سیلاب لے گیا
اب ہو نہ ہو فساد کوئی ڈر نہیں رہا
(خورشید حیدر)

دے گا مجھ کو ہی مجھے اتنا یقیں ہے یارب
اپنی خاطر تو بنائی نہیں جنت تو نے
(مصداق اعظمی)

محبت نام رکھوں گا نہ خوشبو نام رکھوں گا
اگر بیٹی خدا نے دی تو اردو نام رکھوں گا
(ابرار کاشف)

میں شب خواب میں یہ دیکھتا ہوں
مرے سب خواب پورے ہوچکے ہیں
(الطاف ضیا)

بچے مفلس کے یہ دیکھا ہے کوئی میلوں میں
تکتے رہتے ہیں کھلونوں کو مچلتے ہی نہیں
(ذاکر حسین ذاکر)

کل کو ممکن ہے کہ پھر جاگ جائے دوستو
ایک دروازہ چلو رکھ لیتے ہیں دیوار میں
(الفت بٹالوی)

روزہ، نماز، ذکر و تلاوت سے باز آ
نام و نمود والی عبادت سے باز آ
(درد دہلوی)

جب نہ نیند آئے راتوں کی تنہائی میں
تو ہماری غزل گنگنایا کرو
(اشوک پنکج)

دولت کے جو نشے میں یہاں چور سوگئے
وہ لوگ منزلوں سے بہت دور ہوگئے
(صبا بلرامپوری)

ان سے کہہ دو کہ مری نرگسی آنکھوں کے پرے
میرا بے باک ذہن ہے، جو بھلا دیتے ہیں
(ثبیقہ عباس)

◆◆◆